نبی ﷺ کی الیاس علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کا قصہ

سیدنا انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک جگہ ہم نے پڑاؤ کیا تو اچانک ایک وادی میں کوئی شخص کہہ رہا تھا: اے اللہ! مجھے امت محمدیہ مرحوم مغفور اس سے ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے جس سے بنا۔ انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے وادی کے اوپر سے جھانک کر دیکھا تو وہ ایک آدمی تھا جس کا قد تین سو ہاتھ سے زیادہ تھا اس نے مجھے کہا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں رسول اللہ (ﷺ) کا خادم انس بن مالک ہوں۔ اس نے کہا: وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: وہ آپ کی بات سن رہے ہیں۔ اس نے کہا: ان کے پاس جا اور انھیں میرا سلام کہہ اور بتا کہ آپ کا بھائی الیاس آپ کو سلام کہتا ہے۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ آپ (ﷺ) نے ان کے پاس آ کر معانقہ کیا اور انھیں سلام کیا، پھر دونوں باتیں کرنے کے لیے بیٹھ گئے۔ پس انھوں (الیاس علیہ السلام) نے آپ (ﷺ) کو کہا: اے اللہ کے رسول! میں سال میں ایک دن کھاتا ہوں اور آج میری افطاری کا دن ہے۔ میں کھاؤں گا آپ بھی کھائیں۔ انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ان دونوں پر آسمان سے دسترخوان نازل ہوا، جس میں روٹیاں، مچھلی (وغیرہ) تھی۔ ان دونوں نے کھایا اور مجھے بھی کھلایا اور ہم نے عصر کی نماز پڑھی، پھر انھیں الوداع کیا تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ بادلوں میں آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ یہ واقعہ درج ذیل کتابوں میں موجود ہے:

۱) امام بیہقی نے کہا: أَخبرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَغْدَادِيُّ ببخارا، حَدَّثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَلَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ...... إلخ (دلائل النبوۃ ج5ص421)

۲) امام حاکم نے فرمایا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْدَانِيُّ بِبُخَارى ، ثـنـا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، ثنا عَبْدَانُ بْنُ سَيَّارٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْبَرْقِيُّ ، ثـنـا يَـزِيـدُ بْـنُ يَزِيدَ الْبَلَوِيُّ ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ:……إلخ (مستدرك ج2ص674)

۳) امام ابن ابی دنیا نے کہا: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَوْصِلِيُّ الْبَلَوِيُّ مَوْلًى لَهُمْ ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْجُرَشِيُّ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:……إلخ (هواتف الجنان ج1ص105)

پہلی دونوں سندیں درج ذیل بناپر ضعیف ہیں: ا: عبدان بن سنان مجہول راوی ہے۔

تنبیہ: پہلی سند میں عبدان بن سنان ہے جبکہ دوسری سند میں عبدان بن سیار ہے، لیکن حافظ ذہبی نے کہا: عبدان بن یسار نے احمد بن البرقی سے ایک موضوع خبر بیان کی ہے جسے میں نہیں پہچانتا۔ (میزان الاعتدال 2/ 685)

یہ راوی ابن سنان یا ابن سیار یا ابن یسار جو بھی ہو یہ مجہول ہے۔

۲: اسی طرح یزید بن یزید بھی مجہول راوی ہے۔ / تنبیہ: پہلی سند میں یزید العلوی لکھا ہے جو غلط ہے۔ صحیح البلوی ہے، جیسا کہ آخری دونوں سندوں میں ہے۔

تیسری سند بھی یزید بن یزید البلوی کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ وہ مجہول ہے۔

تنبیہ: تیسری سند میں ایک راوی ابو اسحاق الجرشی تحریر ہے جو غلط ہے کیونکہ باقی سندوں میں الفزاری ہے اور وہی صحیح ہے لیکن اگر یہ کوئی اور راوی ہے تو یہ بھی مجہول ہے۔

ا: علاوہ ازیں امام بیہقی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

۲: امام ذہبی نے کہا: خَبَرًا مَوْضُوعًا . من گھڑت خبر ہے۔ (میزان 2/ 685)

۳: حافظ ابن حجر نے کہا: حدیث باطل . (لسان المیزان 8/ 508)

امام حاکم نے اس کو صحیح الاسناد کہا ہے، لیکن امام ذہبی نے ان کا تعاقب کیا ہے اور اسے موضوع قرار دیا ہے۔ (تلخیص المستدرک 2/ 674ح4231)